گوشۂ فقہاء

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی بعض اہم خصوصیات

﴿علامہ عبدالحکیم شرف قادری﴾

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ متعدد اوصاف میں دیگر ائمہ مجتہدین سے ممتاز ہیں۔

☆ آپ زمانۂ صحابہؓ میں پیدا ہوئے جو بحکم حدیث خیر القرون میں سے ہے۔

☆ آپ نے متعدد صحابۂ کرامؓ کی زیارت کی، ان سے حدیثیں سنیں اور روایت بھی کیں۔

☆ تابعین کے دور میں اجتہاد کیا اور فتویٰ دیا، مشہور محدث امام اعمش حج کے لیے روانہ ہوئے تو مسائل حج امام صاحب سے لکھوا کر ساتھ لے گئے، حالانکہ وہ حدیث میں امام صاحب کے اساتذہ میں سے ہیں۔

☆ جلیل القدر ائمۂ حدیث آپ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمرو بن دینار امام صاحب کے اساتذہ میں سے ہیں اس کے باوجود آپ سے روایت کرتے ہیں۔

☆ آپ نے چار ہزار مشائخ سے علم حاصل کیا، ائمۂ اربعہ میں سے کسی دوسرے امام کے اتنے اساتذہ نہیں ہیں۔

☆ شاگردوں کی ایسی بے نظیر جماعت میسر آئی جو بعد میں کسی امام کو میسر نہ آئی۔

☆ خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ حضرت وکیع ابن الجراح کی مجلس میں کسی نے کہہ دیا ابو حنیفہ نے خطا کی، انہوں نے فرمایا: ابو حنیفہ کیسے غلطی کر سکتے ہیں جب کہ ان کی مجلس علمی میں ابو یوسف، زفر اور محمد ایسے ماہرین قیاس اور مجتہد موجود ہیں، یحییٰ ابن زکریا، حفص ابن غیاث، حبان اور مندل ایسے حافظ الحدیث اور حدیث کی معرفت رکھنے والے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود کی اولاد میں سے قاسم ابن معن ایسے لغت اور عربی زبان کے امام موجود ہیں، داؤد ابن نصیر طائی، فضیل ابن عیاض ایسے پیکر زہد و تقویٰ ہیں، جہاں ایسے لوگ موجود ہوں وہ انہیں غلطی نہیں کرنے دیں گے اور اگر ان سے خطا سرزد ہو بھی جائے تو یہ حضرات انہیں حق کی طرف پھیر دیں گے۔

☆ آپ فقہ کے پہلے مدوّن ہیں، اس سے پہلے صحابہ کرام اور تابعین اپنی یادداشت پر اعتماد کرتے تھے، امام صاحب نے محسوس کیا کہ اگر مسائل اسی طرح بکھرے رہے تو علم کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے اس لئے آپ نے فقہ کو مختلف کتب اور ابواب پر مرتب کر دیا، امام مالک نے مؤطا کی ترتیب میں آپ ہی کی پیروی کی۔

☆ آپ کا مذہب دنیا کے ان خطوں میں پہنچا جہاں دوسرے مذاہب نہیں پہنچے۔

☆ آپ اپنے کاروبار کی آمدن سے گزر بسر کرتے تھے، اہل علم پر خرچ کرتے اور کسی کا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے۔

☆ آپ کی عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ اور حج و عمرہ کی کثرت حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔(۱)

۱۔ محمد بن یوسف صالحی شافعی، عقود الجمان ص ۱۸۵۔۱۷۹، (مطبوعہ حیدر آباد دکن)

اکابر اسلام کی تحسین اور ستائش

آپ کی تعریف و ثنا کرنے والوں میں عالم اسلام کے وہ مسلم امام ہیں جن کے مقابل مخالفین اور معترضین کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ کی ملاقات حضرت امام جعفر صادق کے ساتھ حطیم کعبہ میں ہوئی انہوں معانقہ کیا اور خیریت دریافت کی، یہاں تک کہ خدام کی خیریت بھی دریافت کی۔ امام صاحب کے جانے کے بعد کسی نے پوچھا کہ اے فرزندِ رسول! آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ امام جعفر صادق نے فرمایا: میں نے تم سے بڑا بے وقوف نہیں دیکھا میں ان سے خدام تک کی خیریت دریافت کر رہا ہوں اور تم کہتے ہو کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟

یہ ابو حنیفہ ہیں اور اپنے شہر (کوفہ) کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔(۱)

یاد رہے کہ کوفہ اس دور میں عالم اسلام کا اہم ترین علمی مرکز تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں:

کوئی شخص ابو حنیفہ کی کتابوں کا مطالعہ کئے بغیر فقہ میں کمال حاصل نہیں کر سکتا۔(۲) کادح ابن زحمہ کا بیان ہے:

ایک شخص نے امام مالک سے پوچھا کہ اگر کسی کے پاس دو کپڑے ہوں ان میں سے ایک پاک ہو ایک پلید ہو (اور اسے معلوم نہ ہو کہ پاک کونسا ہے، اور نماز کا وقت آ جائے تو وہ کیا کرے؟ امام مالک نے فرمایا: غور و فکر ے جس کے پاک ہونے کا غالب گمان ہو اسے استعمال کرے (کادح ابن زحمہ کہتے ہیں) میں نے انہیں بتایا کہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ان کپڑوں میں سے ہر ایک کو پہن کر ایک ایک دفعہ نماز ادا کرے، امام مالک نے اس شخص کو بلایا اور وہی مسئلہ بتایا جو امام ابو حنیفہ کا فتویٰ تھا۔(۳)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل میدان اجتہاد اور استنباطِ مسائل تھا۔

۱۔ علامہ القادر القرشی، الجواہر المضیہ، ج ۲ / ص ۴۵۸، مطبوعہ حیدر آباد دکن،

۲۔ حسین بن علی الصیمری، اخبار ابی حنیفہ و صاحبیہ، ص ۸۱،

۳۔ حسین بن علی الصیمری، اخبار ابی حنیفہ و صاحبیہ، ص ۷۴،

حضرت ملا علی قاری نے خطیب خوارزمی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تراسی ہزار مسائل بیان فرمائے ہیں، جن میں سے اڑتیس ہزار مسائل عبادات سے اور باقی معاملات سے متعلق ہیں۔ اگر ابو حنیفہ نہ ہوتے تو لوگ گمراہی اور جہالت کی وادیوں میں بھٹک رہے ہوتے۔(۱)

اسی لئے آپ محدثانہ انداز میں حدیث پڑھانے اور اس کی روایت کی طرف متوجہ نہ ہوسکے، تاہم آپ حدیث کے عظیم ترین حافظ تھے، حافظ الحدیث اس عالم کو کہتے ہیں جسے ایک لاکھ حدیث متن اور سند سمیت یاد ہو اور سند کے ایک ایک راوی کے تمام حالات سے باخبر ہو۔

حضرت محمد ابن سماعہ فرماتے ہیں:

امام ابو حنیفہ نے اپنی کتابوں میں ستر ہزار سے زیادہ حدیثیں پیش کی ہیں اور چالیس ہزار احادیث سے آثار صحابہ کا انتخاب کیا ہے۔(۲)

ائمہ حدیث کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

یزید ابن ہارون فرماتے ہیں: ابو حنیفہ متقی، پرہیزگار، زاہد، عالم، زبان کے سچے اور اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ تھے، میں نے ان کے بعض معاصرین بھی پائے انہوں نے یہی کہا کہ انہوں نے ابو حنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔(۳)

مشہور نقاد اور حافظ الحدیث یحییٰ ابن معین فرماتے ہیں۔ ابو حنیفہ ثقہ ہیں، حدیث اور فقہ میں سچے ہیں اور اللہ کے دین کے امین ہیں۔(۴)

امیر المومنین فی الحدیث حضرت شعبہ نے آپ کے وصال پر دعائے خیر کے بعد فرمایا:

۱۔ عبدالقادر قرشی امام، الجواہر المضیہ، ج ۲ / ص ۴۷۴،

۲۔ ایضاً، ص ۴۷۴،

۳۔ محمد بن یوسف صالحی شافعی امام، عقود الجمان، ص ۱۹۴،

۴۔ ایضاً، ص ۱۹۴،

اہل کوفہ سے نور علم کی ضیاء چلی گئی اب یہ لوگ ان جیسا قیامت تک نہیں دیکھیں گے۔(۱)

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں:

ابو حنیفہؒ علم میں نیزے کی انی سے زیادہ تیز راہ پر چلتے تھے، خدا کی قسم! وہ علم کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے، حرام کاموں سے منع فرماتے اور اپنے شہر والوں کے لئے سرچشمہ تھے، وہ صرف ان حدیثوں کا لینا جائز قرار دیتے تھے جو ان کے نزدیک صحیح سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت تھیں، وہ ناسخ و منسوخ حدیثوں کی کامل معرفت رکھتے تھے، وہ مستند راویوں کی روایات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کی تلاش میں رہتے تھے اور علماء کوفہ کی اکثریت کو جس راہِ حق پر پاتے اسے اپنا لیتے اور اسے اپنا دین قرار دیتے تھے۔(۲)

قاضی القضاۃ امام ابو یوسف فرماتے ہیں:

میں نے جس مسئلے میں بھی امام ابو حنیفہ سے اختلاف کیا تو غور کرنے پر ان کا مذہب ہی آخرت میں زیادہ نجات دینے والا معلوم ہوا بعض اوقات میں حدیث کی طرف رجحان اختیار کرتا تو وہ حدیث صحیح کے مجھ سے زیادہ واقف ہوتے۔(۳)

یہ بھی ان ہی کا بیان ہے کہ:

ہم علم کے کسی باب میں امام ابو حنیفہ سے گفتگو کرتے جب امام کسی قول پر اپنا فیصلہ دے دیتے اور آپ کے تلامذہ اس پر متفق ہو جاتے

۱۔ حسین بن علی الصیمری، اخبار ابی حنیفۃ و صاحبیہ، ص ۷۳،

۲۔ حسین بن علی الصیمری، اخبار ابی حنیفۃ و صاحبیہ، ص ۷۔۶۶،

۳۔ محمد بن یوسف صالحی، عقود الجمان، ص ۳۲۱،

یا امام صاحب فرماتے کہ ہمارا اس قول پر اتفاق ہے تو میں مشائخ کوفہ کے پاس اس توقع پر حاضر ہوتا کہ ان سے کوئی حدیث یا اثر صحابہؓ امام کے قول کی تائید میں حاصل کروں، چنانچہ کبھی مجھے دو حدیثیں مل جاتیں اور کبھی تین، میں وہ حدیثیں لاکر امام کی خدمت میں پیش کرتا تو وہ ان میں سے بعض کو قبول کر لیتے اور بعض کو رد کر دیتے اور فرماتے یہ صحیح نہیں ہے یا معروف نہیں ہے حالانکہ وہ حدیث ان کے مذہب کے موافق ہوتی، میں عرض کرتا کہ آپ کو اس کا علم کیسے ہے ؟ تو امام صاحب فرماتے کہ کوفہ کا تمام علم مجھے حاصل ہے۔(۱)

امام ترمذی جو ایک حدیث میں امام بخاری و مسلم کے بھی استاد ہیں جرح و تعدیل میں امام اعظم کے قول کو حجت تسلیم کرتے ہیں، ترمذی شریف کی دوسری جلد، کتاب العلل میں ابو یحییٰ حمانی سے روایت کرتے ہیں:

میں نے ابو حنیفہ کو فرماتے سنا کہ میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا اور عطاء ابن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں دیکھا۔(۲)

متحدہ عرب امارات میں مجلّہ فقہ اسلامی

رابطہ کیجئے: جناب محمد شریف قادری (معاون خصوصی و نمائندہ)

Office : 06-5562524 - Residence : 06-5539623

Mobile : 050-6343691 (Sharjah)

۱۔ محمد بن یوسف صالحی، عقود الجمان، ص ۳۲۱،

۲۔ عبد الاؤل جونپوری، مقدمہ مفید المفتی، مکتبہ غوثیہ ملتان، ص ۱۰۱،